Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English

ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: http://www.arjish.com

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

Creative Commons Attribution 4.0 International License

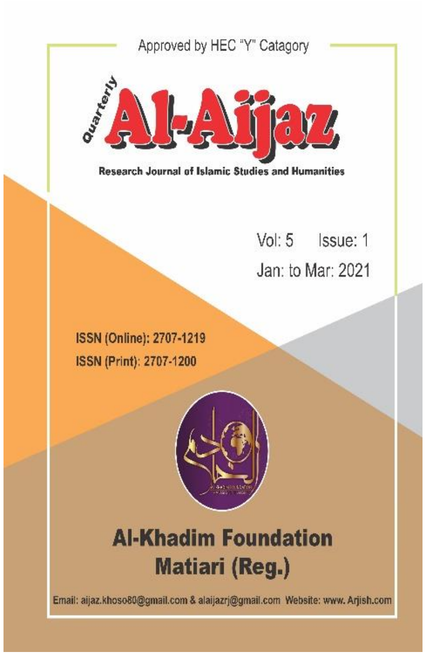


TOPIC:

# The argumemt of Ahadith by Syed Anwar Shah Kashmiri in his book "Khatamannbiyeen": A Research Study

AUTHORS:

1. Hafiz Fareed ul Din, Ph.D Scholar, Islamic Studies, The Islamia Univeristy of Bahawalpur. Email: hfareeduddin@gmail.com
2. Dr. Muhammad Shahid, Assistant Professor, Department of Hadith & Hadith Sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad. Email: shahid_edu98@yahoo.com

**How to cite:**

ud Din, H. F., & Shahid, M. (2020). U-7 The argumemt of Ahadith by Syed Anwar Shah Kashmiri in his book "Khatamannbiyeen": A Research Study. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(1), 97-110.

https://doi.org/10.53575/u7.v5.01(21).97-110

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/190

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 97-110

Published online: 2021-03-15

# سیدانور شاہ کشمیریؒ کا اپنی تصنیف "خاتم النبیین ﷺ" میں احادیث سے استدلال: ایک تحقیقی مطالعہ

## The argumemt of Ahadith by Syed Anwar Shah Kashmiri in his book "Khatamannbiyeen": A Research Study

Hafiz Fareed ul Din*
Dr. Muhammad Shahid**

**Abstract**
Syed Anwar Shah Kashmiri was a great Islamic Scholar of Sub-Continent. He was born in 1875 in Kashmir. When he was sixteen years old, he went to Darul Uloom Deoband for Islamic Education from Shaikh ul Hind molana Mahmood Hasan. In the age of nineteen, initially he start teaching in Kashmir and then he perform service as Shaikh ul Hadith in Dar ul uloom Deoband. He died in 1933 and buried in Deoband. Many books of Religion written by him in Arabic and Persian languages. "Khatamannbiyeen" is the most important and last book of his life in Persian language against the Verse Al-Ahzab: 40. In this book Syed Anwar Shah Kashmiri discussed Qadiyani's Believes, Claims (Zilli, Burozi Prophethood) and refutate the arguments of Mirza Gulam Ahmed Qadiyani in the light of Quran, Hadith and Arabic Grammar. He gave argument from Ahadith and proof that there is no prophethood after Hazrat Muhammad ﷺ.

**Keywords**: Hadith, Khatamannbiyeen, Syed Anwar Shah Kashmiri ,Nabuwat, Zilli, Burozi, Qadiyani

### تعارف

"سید محمد انور شاہ کشمیری کی ولادت ۱۲۹۲ھ کو علاقہ لولاب کشمیر میں ہوئی، نیک سیرت، زاہدہ عابدہ ماں نے آپ کی بہترین تربیت کی، آپ کے والد محترم شیخ معظم شاہ بن شاہ عبدالکبیر بن شاہ عبدالخالق جو عابد وزاہد نہایت متدین اور اپنے علاقہ کے مرجع خلائق تھے"۔[1]

سیدانور شاہ کشمیریؒ نے 4 سال کی عمر میں اپنے والد ماجد سے قرآن پاک شروع کیا اور 6 برس کی عمر میں قرآن پاک بھی مکمل کیا، ساتھ ساتھ فارسی کے متعدد رسائل بھی حفظ کر لیے۔[2]

اس کے بعد مولانا غلام محمد صاحب سے ابتدائی عربی تعلیم حاصل کی۔ ابھی آپؒ کی عمر 13 سال تھی کہ شوق علم نے کشمیر کے مرغزاروں اور سبزہ زاروں کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور آپ ہزارہ (صوبہ سرحد) تشریف لائے۔ وہاں تین سال تک علوم عربیہ کی تکمیل فرماتے رہے۔ تقریباً 16 سال کی عمر میں ازہر ہند دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ دیوبند میں آپ چار سال رہے۔ اس دوران آپ نے وہاں کے مشاہیر وقت، یکتائے روزگار علماء سے ظاہری و باطنی علوم کا استفادہ کیا۔ جہاں آپ کے ذہن و فکر پر آخری نقوش شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ کے فیضان علمی کے ثبت ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت انور شاہ صاحبؒ کو سراپا علم و فضل بنایا تھا، علوم شرعیہ وعقلیہ میں کوئی علم ایسا نہیں تھا جس میں آپ کو کمال اور مہارت تامہ حاصل نہ ہو، ضبط واتقان، وسعت مطالعہ، دقت نظر، جدت فکر، کثرت معلومات، ذکاوت وذہانت

* Ph.D Scholar, IslamicStudies, The Islamia Univeristy of Bahawalpur.
Email: hfareeduddin@gmail.com

** Assistant Professor ,Department of Hadith & Hadith Sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad. Email: shahid_edu98@yahoo.com

، فہم و فراست، تبحر علمی اور استحضار میں بلا مبالغہ اپنی نظیر آپ تھے، علماء متقدمین و متاخرین میں ایسی جامع شخصیتیں شاذ و نادر ہی پائی جاتی ہیں، 20 سال کی عمر میں آپ نے دار العلوم سے سند فراغ حاصل کی۔[3]

سید انور شاہ کشمیریؒ نے دار العلوم دیوبند میں شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، مولانا محمد اسحاق امر تسریؒ اور مولانا غلام رسول ہزارویؒ سے شرف تلمذ حاصل کیا"۔[4] اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے سند حدیث حاصل کی اور اصلاح باطن کی غرض سے بیعت بھی کی۔[5]

ابتداءً سید انور شاہ کشمیریؒ نے مدرسہ "عبد الرب" دہلی میں تدریسی خدمات انجام دیں، ۱۹۰۹ء کو حضرت شیخ الہند نے آپ کو دار العلوم تدریسی خدمت کے لئے منتخب کر لیا، تیرہ سال بعد اپنی مادر علمی میں بحیثیت مدرس تشریف لے آئے اور تقریباً انیس سال بزم درس میں بے پناہ فیاضیوں کے مظاہرے پیش کئے۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ فرمایا کرتے تھے:

جب شیخ الہندؒ حجاز کے سفر پر (جس سفر میں مالٹا کی اسیری مقدر تھی) روانہ ہو رہے تھے، آپ نے حضرت انور شاہؒ کو اپنا قائم مقام بنایا اور ''جامع ترمذی'' اور ''صحیح بخاری'' کا درس آپ سے متعلق کیا"۔[6]

۱۳۴۶ھ میں دار العلوم دیوبند سے مستعفی ہو کر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل تشریف لئے گئے۔[7]

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے شاہ صاحب کا تعارف کچھ اس طرح پیش فرمایا ہے:

"دیوبند کی ان آفتاب و مہتاب ہستیوں میں نہایت تیز اور شفاف روشنی کا ایک جلیل المرتبت ستارہ حضرت الاستاذ علامہء دہر، فرید عصر، حافظ الدنیا، محدث وقت مولانا السید محمد انور شاہ الکشمیری صدر المدرسین دار العلوم دیوبند کی مبارک ہستی بھی ہے، جو مجموعی حیثیت سے آیۃ من آیات اللہ اور اپنے غیر معمولی علم و فضل کے لحاظ سے دین کا ایک روشن منارہ تھے، آپ کی ذات بلا مبالغہ عالم جلیل، فاضل نبیل، تقی و نقی، محدث، مفسر و متکلم، ادیب و شاعر، صوفی اور فانی فی السنہ ذات تھی"۔[8]

**خدمت حدیث**

سید انور شاہ کشمیریؒ نے باوجود اس محیر العقول جامعیت، تبحر، کثرت معلومات، وسعت مطالعہ، حیرت ناک استحضار و قوت حفظ کے شوق سے کبھی تالیف و تصنیف کا ارادہ نہیں فرمایا اور امت کے دل میں یہ تڑپ رہی کہ کاش! کسی اہم کتاب حدیث پر کوئی خدمت یادگار چھوڑ جاتے۔

مولانا بدر عالم صاحب نے ایک دفعہ عرض کیا کہ اگر جامع ترمذی وغیرہ پر کوئی شرح تالیف فرما دیتے تو پس ماندگان کے لیے سرمایہ ہوتا، غصہ میں آکر فرمانے لگے کہ:

"زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو پڑھا کر پیٹ پالا، کیا آپ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد میری حدیث کی خدمت بکتی رہے"۔[9]

### فیض الباری بشرح صحیح البخاری

یہ سید انور شاہ کشمیریؒ کے درس صحیح بخاری کی املائی شرح ہے، جس کو مولانا بدر عالم میرٹھی مہاجر مدینہؒ نے کئی سال کی محنت و عرق ریزی کے بعد فصیح و بلیغ عربی زبان میں مرتب کیا ہے۔ یہ سید انور شاہ کشمیریؒ کے علوم و کمالات کی سچی تصویر پیش کرتی ہے۔ زیادہ تر اعتناء انہیں معارف حدیث کا کیا گیا، جہاں شارحین ساکت نظر آتے ہیں۔ حضرت شیخ کے آخری عمر کے مجرب علوم واذواق، خصوصی احساسات و علمی خصوصیات دقت نظر و تحقیقی معیار کے نمونے 'اہل علم و یاران نکتہ داں کے لیے صلائے عام دے رہے ہیں۔ یہ چار ضخیم جلد کا بحر بے کراں مصر میں آب و تاب سے شائع ہوا ہے۔ قرآن و حدیث، فلسفہ و کلام و معانی و بلاغت وغیرہ کے نہایت بیش بہا ابحاث سے مالامال ہے۔[10]

### العرف الشذی بشرح جامع الترمذی

یہ سید انور شاہ کشمیریؒ کی درس جامع ترمذی کی املائی شرح ہے، جس کو جناب مولانا محمد چراغ صاحبؒ ساکن ضلع گجرات نے بوقت درس قلم بند کیا ہے اور زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے اور اس کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہوا ہے۔ جامع ترمذی کے مشکلات احادیث احکام پر محققانہ کلام، ہر موضوع پر عمدہ ترین کبار امت کے نقول اور حضرت کی خصوصی تحقیقات کا ذخیرہ ہے۔ طلبۂ حدیث اور اساتذۂ حدیث پر عموماً اور جامع ترمذی کے پڑھانے والوں پر خصوصاً اس کتاب کا بڑا احسان ہے۔[11]

### أنوار المحمود فی شرح سنن أبی داود

یہ سنن ابی داؤد کے درس کی املائی تقریر و شرح ہے، جس کو مولانا محمد صدیق صاحب نجیب آبادی و مرحوم نے جمع کر کے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ مرتب جامع نے بہت سی کتابوں کی اصلی نقول کو مراجعت کر کے لفظ بلفظ درج کر دیا ہے۔ کتاب کے تسمیہ میں حضرت شاہ صاحبؒ اور ان کے شیخ حضرت شیخ الہندؒ کے نام کی تلمیح کی گئی ہے۔[12]

### صحیح مسلم کی املائی شرح

جناب مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی نے صحیح مسلم کے درس کی تقریر قلم بند فرمائی تھی، یہ ابھی تک طبع نہیں ہو سکی۔

### حاشیہ سنن ابن ماجہ

"مولانا سید محمد ادریس سکروڈوی سے سنا تھا کہ آپ نے سنن ابن ماجہ پر کتاب کے حواشی و ہوامش پر تعلیقات اپنے قلم سے لکھی تھیں۔ ''الأشباہ والنظائر''جو ابن نجیم کی فقہ میں مشہور کتاب ہے، اس پر تعلیقات حضرتؒ کے قلم سے کشمیر میں موجود ہیں"۔[13]

### وفات

سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے ۳ صفر المظفر ۱۳۵۲ھ، مطابق ۱۹۳۳ء کو تقریباً ۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی، دیوبند میں عید گاہ کے قریب اپنے خاندانی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔[14]

## خاتم النبیین میں احادیث سے استدلال

خاتم النبیین آپ کی وفات سے چند روز قبل فارسی زبان میں مکمل ہوئی اور یہ آپ کی زندگی کی آخری تصنیف ہے۔ اس کے متعلق سید انور شاہ کشمیریؒ خود فرماتے ہیں کہ یہ میرے لیے سامان آخرت ہے۔ آپ کے شاگرد رشید مولانا یوسف لدھیانوی نے اس کی تبییض، تخریج اور اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سے طبع ہوئی ہے۔

سید انور شاہ کشمیریؒ نے آیت خاتم النبیین کی تفسیر کے ساتھ ساتھ قادیانی عقائد باطلہ کی تردید میں 36 احادیث سے عقیدہ ختم نبوت پر دلائل رقم فرمائے۔ یہ کتاب دو حصوں، اٹھارہ فصول اور 230 فقرات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے مقدمہ میں سید انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ "این مقالہ ایست در ختم نبوت و تفسیر آیہ خاتم النبیین، کہ در رد الحاد و زندقہ و کفر و ارتداد کادیانی۔ صورت تحریر بست، واگرچہ این شخص بہرہ از علم و عمل نداشت۔ واز فرق تا قدم از فضائل علم و تقویٰ و طہارت محض فارغ و عاری بود۔ وہیچ حقیقتے را از حقائق عرفا صحیح نہ فہمیدہ، ترکیب وے از خبط و خلط و جہل مرکب و ذل و خواری بودہ، لیکن دعویٰ نبوت و مسیحیت کردہ تہلکہ درامت مرحومہ گزاشت"۔

آیت خاتم النبیین کے تحت سید انور شاہ کشمیریؒ نے احادیث نبوی ﷺ سے جو دلائل عقیدہ ختم نبوت کی تائید اور قادیانیت کی تردید میں بیان کیے ہیں ان سے چند نکات ماخوذ کر کے نہایت اختصار کے ساتھ مقالہ ہذا میں مدرج ہیں:۔

## قصر نبوت حسی ہے عقلی نہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول "انبیاء سابقین کو نبوت بلاواسطہ اور مستقل تھی اور میری نبوت غیر مستقل اور اتباع نبوی کا ثمرہ ہے" کے رد میں کشمیریؒ نے درج ذیل حدیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے

حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا إسماعيل بن جعفر، عن عبد الله بن دينار، عن أبي صالح، عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: إن " مثلي ومثل الأنبياء من قبلي، كمثل رجل بنى بيتًا فأحسنه وأجمله، إلا موضع لبنة من زاوية، فجعل الناس يطوفون به، ويعجبون له، ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة؟ قال: فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين "[15]

اس حدیث نے نبوت کو حسی محل کے ساتھ تشبیہ دے کر قادیانی فکر کو جڑ سے نکال کر پھینک دیا ہے اور مسئلہ ختم نبوت کو ذہن (عقلی) سے نکال کر محسوسات کے دائرے میں داخل کر دیا ہے۔ جس سے ہر شخص مشاہدہ کر کے فیصلہ کر سکتا ہے کہ قصر نبوت کی تکمیل ہو چکی ہے۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ "اہل حق بھی نبوت کے فیوض و کمالات کو جاری کہتے ہیں اور نص قرآنی اور بیشمار احادیث کے تواتر کی بناء پر، جو بغیر کسی قید اور شرط کے مسئلہ ختم نبوت میں وارد ہیں، باب نبوت کو مطلقاً مسدود مانتے ہیں۔ مرزا بھی بزعم خود آیت خاتم النبیین کی پیروی کرتے ہوئے "نبوت مستقلہ" کو ممنوع مانتا ہے اور نبوت مستقلہ کی قید کا اضافہ کر کے اپنی مطلب براری کے لیے خود اپنی جانب سے کرتا ہے۔ پس جس طرح اس ملحد نے آیت کا محل اپنی طرف سے تراش کر لیا ہے اسی طرح اہل حق کو یہ حق حاصل نہیں کہ تواتر احادیث کی بناء پر، جو علی رؤس الاشہاد تمام دنیا کی آنکھوں کے سامنے بغیر کسی حرف تقیید کے موجود ہیں اور اجماع بلا فصل کی بناء پر اس کی تحریف کو اس کے منہ پر مار

دیں"۔[16]

**نبوت وراثت نہیں**

حدیث مبارکہ ہے:

حدثنا إسماعيل بن أبان، أخبرنا ابن المبارك، عن يونس، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «لا نورث ما تركنا صدقة.[17]

(ہم میراث نہیں چھوڑتے، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے)

اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ "یہ اسی آیت خاتم النبیین سے ماخوذ ہے یعنی نہ تو مال کی وراثت جاری ہوگی اور نہ نبوت کی جو کہ باپ سے بیٹے کو میسر ہوا کرتی ہے۔

چنانچہ آیت کریمہ:

يرثني ويرث من أل يعقوب ۔[18]

اور آیت

وورث سليمٰن داود۔ [19]

میں علماء نے دونوں احتمال لکھے ہیں، گویا فرمایا گیا ہے کہ یہاں دونوں وراثتیں نہیں بلکہ ایک ہی رسالت اور ختم نبوت ہے جو قیامت تک ایک ہی رہے گی۔ ہمیشہ اسی کے سایہ عاطفت میں نفع اندوز رہو اور اجرائے وراثت کا انتظار مت کرو"۔[20]

**نبوت بنسبت اخوت نہیں**

اسی طرح حدیث مبارکہ

حدثنا عبد الله قال: حدثني أبي، قثنا وكيع قثنا فضيل بن مرزوق، عن عطية العوفي، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي: «أنت مني بمنزلة هارون من موسى، إلا أنه لا نبي بعدي» ۔[21]

(تم مجھ سے وہی تعلق رکھتے ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں) کے ضمن میں سید انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ "کیونکہ منشاء استثناء ذات علی کو ذات حضرت ہارونؑ سے تشبیہ دینا نہیں ہے۔ اس لیے حدیث کے لفظ یہ نہیں کہ "تم بمنزلہ ہارون کے ہو" بلکہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ "تم مجھ سے وہ علاقہ رکھتے ہو جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھا۔ یعنی ایک تعلق کی تشبیہ دوسرے تعلق کے ساتھ ہے، جس طرح موسیٰؑ نے ہارونؑ کو مانگ کر لیا تھا اسی طرح میں نے بھی تجھ کو مانگ کر لیا ہے۔

طبرانی کی روایت کے مطابق الفاظ:

حدثنا أحمد قال: نا أحمد بن عمرو بن عبيدة العصفري قال: نا عبد الرحمن بن حماد الشعيثي قال: نا أبو الصباح عبد

الغفور بن سعيد الأنصاري، عن عبد العزيز بن حكيم، عن ابن عمر، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي: «أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى، غير أنه لا نبوة ولا وراثة» ۔[22]

(مگر یہ کہ نہ نبوت نہ وراثت) کے ہیں۔

لیکن اس اخوت سے نبوت بطور ورثہ کے حاصل نہیں ہو گی "۔[23] یعنی اگر کسی ظلی بروزی نبوت کی گنجائش ہوتی تو آپ ﷺ اس کو مستثنیٰ فرما دیتے۔

اسی طرح تیس دجالوں والی حدیث میں بھی آپ ﷺ نے ظلی بروزی کا استثناء کیے بغیر ہر مدعی نبوت کو دجال و کذاب قرار دیا اور قصر نبوت میں کسی اینٹ کی جگہ باقی نہیں چھوڑی گئی کہ ظلی بروزی نبوت کو وہاں رکھ دیتے۔ حدیث دجالین میں مدار حکم بس دعویٰ نبوت ہے، کسی خاص تعداد کا شمار نہیں ہے۔

یعنی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ہارونؑ سے تشبیہ دینے کے باوجود نبی نہیں ہیں کوئی اور کیونکر ہو سکتا ہے۔ اثبات اخوت سے وراثت نبوت جاری ہونے کے وہم پیدا ہونے کی نفی ہو گئی۔ اگر حضرت علی کی نبوت مقدر ہوتی تو آنحضرت ﷺ کی اتباع میں ہی ہوتی۔ قادیانی کا دعویٰ نبوت خالصاً الحاد اور خواہش نفسانی کی اتباع کے علاوہ کچھ نہیں۔

## حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کی تصریح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول:

عن عائشة رضي الله عنها قالت: قولوا خاتم النبيين ولا تقولوا لا نبي بعده ۔[24]

(آپ ﷺ کو خاتم الانبیاء کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں) سے قادیانی یہ استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک آیت خاتم النبیین اجرائے نبوت کے خلاف نہیں۔

سید انور شاہ کشمیریؒ اُن کی تردید یوں فرماتے ہیں کہ:

"پہلا احتمال یہ ہے کہ یہ قول بلا سند ہے جو لائق اعتبار نہیں، بالفرض اس کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس کے صحیح محل دو طرح سے ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ ہو سکتا ہے انہوں نے یہ ارشاد اس وہم کو رفع کرنے کے لیے فرمایا ہو کہ آپ ﷺ کے بعد معاذ اللہ آپ ﷺ کی نبوت کا قصہ بھی ختم ہوا لہٰذا اب اس کا حکم بھی باقی نہ رہا۔ یا یہ کہ آپ ﷺ کے بعد کا زمانہ، زمانہ فترت کی مانند ہو گیا"۔[25]

یعنی اس خیال باطل کی تردید کے لیے فرمایا کہ یہ تو صحیح ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین بمعنی آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا، اب کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو گا مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ آپ ﷺ کا دور نبوت بس آپ ﷺ کی زندگی تک ہی محدود تھا اور زمانہ مابعد کے لیے نہ کوئی نبی ہے اور نہ کسی کی نبوت کا حکم باقی ہے۔ نہیں! بلکہ خاتم النبیین کی نبوت کا حکم تا قیامت جاری ساری رہے گا۔

"دوسرا احتمال یہ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی تشریف آوری کے پیش نظر فرمایا ہو"۔[26]

یعنی خاتم الانبیاء کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو گا۔ یہ تو نہیں کہ آپ ﷺ سے قبل کے تمام انبیاء وفات پا چکے ہیں اور اب کوئی سابق نبی بھی نہیں آئے گا۔ قادیانیوں کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے اجرائے نبوت پر استدلال باطل ہے۔

**ختم نبوت اور مبشرات**

**حدیث مبارکہ:**

حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني، قال: حدثنا عفان بن مسلم، قال: حدثنا عبد الواحد بن زياد، قال: حدثنا المختار بن فلفل، قال: حدثنا أنس بن مالك، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي، قال: فشق ذلك على الناس فقال: لكن المبشرات. قالوا: يا رسول الله وما المبشرات؟ قال: رؤيا المسلم، وهي جزء من أجزاء النبوة. ۔[27]

رسالت و نبوت بند ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ خبر لوگوں کو شاق گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا "لیکن مبشرات باقی ہیں" انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: مؤمن کا خواب، اور یہ اجزائے نبوت میں سے ایک جز ہے)۔

سید انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ "اس حدیث نے ہر غم و فکر سے اہل ایمان کو شفاء صدر عطا کر دی ہے اور قادیانی ملاحدہ کی جانب سے پیش کی گئی قلق کا ازالہ کر دیا ہے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کے زیر سیادت تمام انبیائے سابقین ہیں اور محشر میں بھی آپ ﷺ ہی کے جھنڈے تلے ہوں گے۔ اس سے یہ بات صادق آئی کہ آپ ایسے نبی ہیں کہ اپنے ماتحت انبیاء رکھتے ہیں، مگر وہ انبیاء سابقین ہیں نہ کہ آپ ﷺ کے بعد آنے والے اور یہی مدعاء ہے۔

**حدیث مبارکہ:**

حدثنا أبو اليمان، قال: أخبرنا شعيب، قال: أخبرنا أبو الزناد، أن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج، حدثه، أنه سمع أبا هريرة، أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «نحن الآخرون السابقون» ۔[28]

(ہم سب کے بعد آئے اور سب سے آگے نکل گئے)۔

**اسی ضمن میں ایک اور حدیث:**

اول النبيين فى الخلق وأخرهم فى البعث

(میں تخلیق میں نبیوں سے پہلے تھا اور بعثت میں سب سے آخر میں آیا)

اور مواہب لدنیہ میں صحیح مسلم کے حوالے سے ایک حدیث

عبد الله بن عمرو بن العاص، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: إن الله عز وجل كتب مقادير الخلق قبل أن يخلق السماوات والأرض بخمسين ألف سنة، وكان عرشه على الماء۔ومن جملة ما كتب في الذكروهو أم الكتاب أن محمدا خاتم النبيين ۔[29]

(بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیریں لکھیں اور 'الذکر' میں تحریر فرمایا کہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں)

اسی طرح ترمذی کی حدیث حضرت علی سے مروی ہے کہ:

بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين۔

(آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے)۔

اسی طرح مسند طیالسی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اسی مضمون کی جانب اشارہ ہوا ہے"۔(30)

مسند طیالسی کی حدیث یہ ہے:

ولكن أرأيتم لو أن متاعا في وعاء قد ختم عليه أكان يوصل إلى ما في الوعاء حتى يفض الخاتم؟ فيقولون لا، فيقول إن محمدا قد حضر اليوم۔[31]

(لیکن یہ بتاؤ اگر کچھ سامان کسی ایسے برتن میں ہو جو سربمہر کردیا گیا ہو تو جب تک اس مہر کو نہ کھولا جائے کیا اس برتن کے اندر کی چیز تک رسائی ممکن ہے؟ حاضرین اس کا جواب نفی میں دیں گے تو آپؑ فرمائیں گے کہ پھر محمد ﷺ آج یہاں موجود ہیں، ان کی خدمت میں جاؤ) اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ لوگ قیامت کے دن طلب شفاعت کے لیے علی الترتیب حضرت آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ کے بعد عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ یہ کہہ کر عذر کردیں گے کہ مجھے اور میری والدہ کو معبود بنالیا گیا لہٰذا وہ لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جانے کا مشورہ دیتے ہوئے درج بالا الفاظ فرمائیں گے۔ جس سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں جب تک آپ شفاعت نہ فرمائیں تب تک انبیاء علیہم السلام کی شفاعت کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ پہلے نبیوں کی مہر کو کھولو یعنی شفاعت کے لیے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کرو۔

اس حدیث شفاعت سے سید انور شاہ کشمیریؒ نے درج ذیل لطیف نکات اخذ کیے ہیں:

ایک یہ کہ جو شخصیت منتہائے کمال ہو اس کا باعتبار زمانہ سب سے مؤخر ہونا سنت الٰہیہ میں اس کے منتہائے کمال ہونے کی علامت ہے اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی خاتمیت اور آخریت میں یہی امر ملحوظ ہے۔ یہی صورت لیلۃ الاسراء کی نماز اور آپ ﷺ کی امامت میں ظہور پذیر ہوئی۔ معلوم ہوا کہ پہلے آنے والے (انبیاء کرام) سب سے بعد میں آنے والی شخصیت (خاتم الانبیاء ﷺ) کے منتظر اور چشم براہ تھے۔

دوسرا یہ کہ انبیاء کرام کی امامت کبریٰ سب سے آخر میں آنے والے پر موقوف تھی جب تک خاتم الانبیاء ﷺ کا ورود مسعود نہیں ہوا نماز شروع نہ ہو سکی۔

تیسرا یہ کہ جو سب کے بعد آئے وہی سب سے آگے کیے گئے۔ یہ گویا نحن الآخرون السابقون کا عملی ظہور تھا۔ ان تمام وجوہات سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی آخریت و خاتمیت زمانی دراصل آپ ﷺ کے علو مرتبت اور سیادت و برتری کا ایک حسین ترین مظہر ہے۔

**نبوت کا جزو اکتسابی (ولایت)**

حدیث مبارکہ:

حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن المفضل الحراني، حدثنا الحسن بن قتيبة المدائني، حدثنا حماد بن سلمة , عن عبد العزيز، عن أنس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الأنبياء أحياء يصلون في قبورهم ۔[32]

(انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں)۔

اس حدیث سے سید انور شاہ کشمیریؒ استدلال کرتے ہیں کہ "ثابت ہے حیات سے اعمال حیات مراد ہیں نہ کہ صرف بقائے روح کیونکہ یہ تو سب (مومن، کافر، نبی و غیر نبی) میں مشترک ہے"۔([33])۔

یعنی بقائے روح تو انبیاء کرام کے ساتھ مختص نہ ہوا، حالانکہ حدیث سے اعمال کا اختصاص ثابت ہوتا ہے۔ الغرض جب آنحضرت ﷺ کے ذریعہ کار نبوت کی تکمیل ہو چکی، اور پھر حیات انبیاء کی بناء پر آپ ﷺ امت میں زندہ موجود ہیں گو پس پردہ ہوں، تو نئے نبی کی بعثت بے معنی ہوئی۔

اس حدیث کے ضمن میں سید انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ:

"انبیاء کرام کی جانب سے امت کی روحانی تربیت اور ان کی تکمیل باطنی جو ہوتی وہ شاید ولایت نبوت کے اعتبار سے ہوتی ہو گی جو نبوت کا ایک جز ہے اور ولایت خود جاری ہے۔ پس نبوت کا ایک جز اختصاصی ہوا یعنی نبوت اور دوسرا جز اکتسابی ہوا یعنی ولایت۔ گویا نبوت ایک ظاہر و باہر منصب ہے جو اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مقرر کرنے اور امتوں سے عہد و میثاق اور بیعت لینے کے ذریعہ وقوع پذیر ہوتا ہے۔ جیسا کہ شریعت کی رو سے منصب خلافت عقد بیعت کے ذریعہ سے ملتا ہے، بذریعہ وراثت حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی بطور سرایت کے۔ نیز نبوت فضائل لازمہ میں سے ہے، کمالات متعدیہ میں سے نہیں، جیسا کہ ولایت ایک متعدی کمال ہے جو باطنی اور صرف ہمت سے متعدی ہو جاتا ہے۔ جیسے معجزہ و کرامت کے مابین فرق ہے کہ معجزہ نبی کی عقد ہمت کے بغیر ہوتا ہے اور کرامت میں ولی کی عقد ہمت ضروری ہے۔ اسی طرح زیر بحث مسئلہ کو سمجھنا چاہیے کہ حصول نبوت میں نبی کی سعی اور محنت کو دخل نہیں ہوتا جب کہ حصول ولایت کے لیے کسب و سعی درکار ہے"۔([34])

یعنی اجزائے نبوت میں سے جو چیز قابل تعدیہ تھی وہ جز ولایت ہے اور نبوت کے تحت مندرج ہے اور یہ متعدی و ساری ہوئی۔ جو چیز تعدیہ نہیں وہ لازم رہی یعنی خود نبوت جو محض فضل و عطیہ خداوندی ہے اور امتوں سے عہد و میثاق لینے اور منصہ شہود پر منصب رسالت کے لیے

کھڑا کرنے سے تمام پذیر ہوتی ہے۔ امت کی "تکمیل ظاہر" جس میں کوئی چیز مخفی نہ رہے اسی منصب نبوت سے وابستہ ہے اور حصہ نبوت پوری امت کی علی الاعلان تکمیل کے لیے ہے۔ جبکہ امت کی "تکمیل باطن" نبوت کے حصہ ولایت سے خواص کی تکمیل کے لیے ہے۔

سید انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے اس نکتہ کو سمجھ لیا تو قادیانی کے تمام وساوس سے ہمیشہ کے لیے نجات پالو گے کیونکہ قادیانی کے دعویٰ کی ساری عمارت اس ستون پر قائم ہے کہ اسے فیضان محمدی ﷺ سے نبوت حاصل ہوئی۔ نبوت ایسا متعدی کمال ہے ہی نہیں جو بذریعہ ظل و بروز حاصل ہو جائے۔ یہ تو من جانب اللہ ہوتی ہے جس میں نہ کسی کے کسب و ریاضت کو دخل ہے اور نہ اتباع نبوی کا ثمرہ ہے اور نہ ہی بطور وراثت و سرایت کے میسر آتی ہے۔ لہٰذا فیضان و اتباع نبوی سے نبوت پانے کا دعویٰ کرنا ہی باطل ہے اور حقیقت نبوت سے ناآشنائی ہے۔

## کیا ظلی نبوت واقعتاً نبوت ہے؟

اس سے متعلق حدیث مبارکہ ہے

عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: السلطان ظل الله في الأرض ۔[35]

(عادل بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے) کے ضمن میں سید انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ:

"البتہ ظل اللہ" ایک محاورہ ہے جو یا تو سایہ درخت کے ساتھ تشبیہ دینے کے اعتبار سے ہے کہ لوگ تھک ہار کر اس کے سائے میں پناہ لیتے اور آرام پکڑتے ہیں، یا پھر اضافت تشریف اور بیان بزرگی کے لیے ہے جیسے "خدا کا گھر" وغیرہ کے الفاظ اظہار شرف کے لیے بولے جاتے ہیں۔ مرزا کو بھی ظلی نبوت کا دعویٰ ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ ظلی نبوت، واقعتاً نبوت ہے یا نہیں؟ اس ظلیت میں اگر نبوت واقعتاً حاصل ہے تو "مہر نبوت" ٹوٹ گئی، کیونکہ مہر نبوت کا مقصد تو یہ تھا کہ نبوت کسی کو حاصل نہ ہو، یہ مقصد تو نہیں تھا کہ صرف ظاہری صورت کے اعتبار سے مہر ٹوٹنے سے محفوظ رہے۔ اگر نبوت واقعتاً حاصل نہیں تو نبوت کا دعویٰ کرنا اور اس کے منکروں کو کافر کہنا بجائے خود کفر ہے"۔(36)

آیت خاتم النبیین میں قرآن نے اعلان کیا کہ آنحضرت ﷺ سلسلہ انبیاء کے آخری فرد ہیں اور خزانہ نبوت سر بمہر کر دیا گیا تاکہ کوئی مہر کو توڑنے کی جرات نہ کرے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ "میں نے سیرت صدیقی کی کھڑکی سے گزر کر نبوت پائی ہے اور مجھ پر ظلی طور پر نبوت محمدی کی چادر چڑھائی گئی ہے، لہٰذا میرے دعویٰ نبوت سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹی"۔[37]

یہ در حقیقت قرآن و حدیث کی غلط تشریح ہے۔ مرزا کی ظلیت، بروز اور سیرت صدیقی وغیرہ کے الفاظ محض دعوائے نبوت کی پردہ داری کے لیے تاویلات کے سوا کچھ نہیں۔

## غیر تشریعی نبوت کا انقطاع

سید انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ احادیث میں جو دو صد احادیث (مشہور و متواتر) ختم نبوت کے موضوع میں وارد ہیں وہ بر سر ممبر علی

رؤس الاشہاد تمام لوگوں کو سنائی جاتی رہی ہیں ان میں کس قسم کی نبوت کے جاری رہنے کی طرف اشارہ نہیں۔ ان میں بعض احادیث میں تو علی الاطلاق انقطاع نبوت کا اعلان کیا گیا ہے مثلاً:

انا خاتم النبیین، لا نبی بعدی

اور بعض علی الخصوص غیر تشریعی نبوت کے انقطاع میں وارد ہیں مثلاً:

بخاری و مسلم اور مسند احمد وغیرہ کی حدیث جو ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

حدثنا شعبة، عن فرات القزاز، قال: سمعت أبا حازم، قال: قاعدت أبا هريرة خمس سنين، فسمعته يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي، وإنه لا نبي بعدي، وسيكون خلفاء فيكثرون ۔[38]

(بنو اسرائیل کی سیاست و قیادت انبیاء علیہم السلام کے سپرد تھی، جب ایک نبی کا انتقال ہو جاتا اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا اور میرے بعد اب کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ہاں خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

عرض کیا گیا پس آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: جس سے پہلے بیعت ہو جائے پس اس کی بیعت کو پورا کرو، ان کو ان کا حق ادا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ انکی ماتحت رعیت کے بارے میں ان سے خود ہی باز پرس کرے گا)۔

اس حدیث مبارکہ کے ضمن میں سید انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ "یہ حدیث دو وجوہات کی بناء پر غیر تشریعی نبوت کے انقطاع کی دلیل ہے اولاً یہ کہ یہ انبیاء بنی اسرائیل، جو بنی اسرائیل کی سیادت و قیادت کرتے تھے، شریعت تورات پر عامل تھے اور کوئی دوسری شریعت نہیں رکھتے تھے۔ دوسرا یہ کہ اس حدیث میں اس چیز کو بھی ذکر فرما دیا جو نبوت کے بدل میں باقی رہنے والی تھی، اور وہ ہے خلافت، نہ کہ کسی قسم کی نبوت"۔[39]

یعنی انبیاء بنی اسرائیل گویا غیر تشریعی نبی تھے اور آپ ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا کہ اب میرے بعد اس قسم کے انبیاء بھی نہیں ہوں گے۔ اس بات کو ہر ادنیٰ سی سمجھ بوجھ رکھنے والا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس حدیث میں غیر تشریعی نبوت کے انقطاع کا بیان ہے۔ اگر کسی قسم کی نبوت شریعت محمدی ﷺ میں جاری ہوتی تو اس کا ذکر بھی اس حدیث میں کیا جاتا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت باقی نہیں رہی پس آپ ﷺ ہی خاتم النبیین ہیں۔

## ملا علی قاری کی عبارت کی تصریح

ملا علی قاری کی عبارت جو موضوعات کبیر کے آخر میں حدیث:

حدثنا عبد الرحمن بن مهدي، حدثنا سفيان، عن السدي قال: سمعت أنس بن مالك يقول: لو عاش إبراهيم ابن النبي صلى الله عليه وسلم، لكان صديقًا نبيا۔[40]

(اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا) کے ضمن میں ہے کہ "اس سے تشریعی نبوت کا انقطاع مراد ہے"۔

قادیانی اسے اپنے دعویٰ میں بطور سند پیش کیا کرتے ہیں۔

سید انور شاہ کشمیریؒ نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"معلوم رہے کہ صوفیاء کرام ہر شرعی نبوت کو تشریعی قرار دیتے ہیں۔ گویا نبوت تشریعہ سے مراد شرعی نبوت ہے۔

اگر ملا علی قاریؒ نے اسی (صوفیانہ) اصطلاح پر اپنی تقریر کی بنیاد رکھی ہو تو مستبعد نہیں کیونکہ یہ ایک ایسا امر ہے جو اصطلاح مشہور کے خلاف ہے۔ تاہم ملا علی قاریؒ کی عبارت قواعد شریعہ کے خلاف نہیں، کیونکہ نبوت غیر تشریعیہ سے مراد احکام شرعیہ کی خبر اور اطلاع دینا نہیں بلکہ اسرار و معارف سے روشناس کرانا اور ان کی اطلاع دینا ہے۔

لہٰذا ملا علی قاریؒ اس بات کی تصریح کر رہے ہیں کہ اگر صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہ کر نبی بن جاتے تو اس سے آپ ﷺ کا خاتم النبیین نہ ہونا لازم آتا۔ مزید یہ کہ اگر وہ نبی ہوتے تو غیر تشریعی نبی ہوتے۔ تو کیا ملا علی قاریؒ کا صاف مطلب یہ نہیں کہ غیر تشریعی نبی کی آمد سے بھی خاتمیت محمدیہ ﷺ باطل ہو جاتی لیکن ایک قادیانی کے نعوذ باللہ محمد رسول اللہ اور خاتم النبیین بن بیٹھنے سے خاتمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ قادیانیوں کے ظلم و ستم، بد عقلی و بد فہمی، ضلال و گمراہی اور الحاد و تحریف کی کوئی حد ہے؟"۔[41]

**خلاصہ بحث**

سید محمد انور شاہ کشمیریؒ حدیث، اصول حدیث اور شرح حدیث میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ فیض الباری فی شرح صحیح بخاری آپ کی کتاب شرح حدیث کے موضوع پر منہ بولتا ثبوت ہے۔ تصانیف میں آپ کی زندگی کی آخری اور خاص تصنیف "خاتم النبیین" ہے۔ فارسی زبان میں ختم نبوت اور آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید میں لکھی گئی ہے۔ آیت خاتم النبیین (الاحزاب: 40) کی شرح میں تفسیری نکات کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ سے نہایت دقیق نکات سے استدلال کیا ہے۔ نبوت وراثت نہیں ہوتی اور نہ ہی نتیجہ اخوت ہوتی ہے، نبوت ختم ہو چکی ہے اور مبشرات یعنی مومن کے خواب باقی ہیں، حیات انبیاء کرام کی بنا پر نبی ﷺ امت میں موجود ہیں تو نئی نبوت بے معنی ہے۔ اگر ظلی نبوت واقعتاً نبوت ہے تو ختم نبوت کی مہر ٹوٹ گئی، اور اگر ظلی نبوت کا حصول ممکن نہیں تو دعوی ظلی نبوت باطل ہے۔

## References


1 Haqani, Abdul Qayoom, Molana, Jamal Anwar, Al Qasim Academy, Jamiya Abud Huraira, Nousehra, Pakistan, p. 26.

2 Haqani, Abdul Qayoom, Molana, Jamal Anwar, p. 30.

3 Kashmiri, Muhammad Anwar Shah, Muqadima al Tasreeh bama tawatir fi nuzool al Maseeh, muratib: Abdul Fatah Abughada, Multan, 1385, p. 11.

4 Kondo, Abdul Rehman, Anwar, Nadwat al Musanifeen, Delhi, 1979, p. 96.

[5] Razvi, Mahboob, Syed, Tareekh Daraul Uloom, Idara Ihtimam Darul Uloom Devband, 1397 AH, V.2, p. 73.
[6] Anwar al Suwanih, p. 96-97.
[7] Kondo, Abdul Rehman, Anwar, Nadwat al Musanifeen, Delhi, 1979, p. 198.
[8] Tasweer Anwar, p. 367.
[9] Chishti, Abdul Haleem, Imam al Asar Alama Anwar Shah, Muarif, Mahnama, June, 1933.
[10] Khaji, Ghulam Muhammad, Dr, Anwar al Suwanih, p. 453.
[11] Khaji, Ghulam Muhammad, Dr, Anwar al Suwanih, p. 455.
[12] Ibid.
[13] Haqani, Abdul Qayoom, Molana, Jamal Anwar, p. 127.
[14] Kondo, Abdul Rehman, Anwar, p. 221.
[15] Al Bukhari, Muhammad bin Ismail Abu Abdullah, Dar Touq al Nijat, hadith: 3535.
[16] Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, mutarjum: Molana Yusuf Ludhyanvi, Multan, Aalmi Majlis Tahafuz, Khatam Nabuvat, 2001, p. 125.
[17] Bukhari, hadith: 6727.
[18] Surat Maryam: 6.
[19] Surat al Namal: 16.
[20] Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 154.
[21] Abu Abdullah Ahmed bin Muhammad bin Humbal bin Halal, Fazail Sahaba, Beirut, hadith: 954.
[22] Tibrani, Suleman bin Ahmed bin Ayoob, Al Muajum al Ausat, Qahirah, hadith: 1465.
[23] Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 155.
[24] Siyooti, Jalaluddin Abdul Rehman bin Abu Bakar, Al Dar al Manshoor, Beirut, 618/6.
[25] Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 157.
[26] Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 157.
[27] Tirmizi, Muhammad bin Essa, Sunan, Darul Gharb al Islami, Beirut, hadith: 2272.
[28] Sahi al Bukhari, hadith: 238.
[29] Al Asqilani, Ahmed bin Muhammad bin Abu Bakar bin Abdul Malik, Qahirah, Egypt, p. 40/1.
[30] Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 165.
[31] Abu Dauood Suleman bin Dauood, Muhaqiq: Muhammad bin Abdul Muhsin, Hyderabad Dakan, p. 254.

32 Al Bazar, Abu Bakar Ahmed bin Umro bin Abdul Khaliq bin Khalad, Masnad al Bazar al Manshoor bismil bahr khar, Madinah munawarah, hadith: 6391.

33 Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 205.

34 Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 206.

35 Masnad al Bazar, hadith: 5383.

36 Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 213.

37 Qadiyani, Ghulam Ahmed, Mirza, Ishtihar, baunwan: Aik Ghalti ka Izala, 5 November 1901.

38 Sahi al Bukhari, hadith: 3455.

39 Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 254.

40 Abu Abdullah Ahmed bin Muhammad bin Humbal, Masnad al Imam Ahmed bin Humbal, Beirut, hadith: 12358.

41 Kashmiri, Syed Anwar Shah, Khatam u Nabiyeen, p. 279.